سُورَةُ القَلَمِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی باون ٥٢ آیات اور دو ٢ رکوع ہیں

رکوع نمبر ١ — آیات ١ تا ٣٣ — تَبٰرَكَ الَّذِىْ ٢٩/٣

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَ ①
مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ②
وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ③
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ④
فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَ ⑤
بِاَيِّٮكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ⑥
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ
سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ⑦
فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ⑧
وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ⑨
وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ⑩
هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍ ⑪
مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ⑫
عُتُلٍّۢ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ⑬
اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَ ⑭
اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ
الۡاَوَّلِيۡنَ ⑮
سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ⑯

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
نٓ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اُس کی قسم ①
کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو ②
اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے ③
اور تمہارے اخلاق بڑے (عالی) ہیں ④
سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے ⑤
کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے ⑥
تمہارا پروردگار اسکو بھی خوب جانتا ہے جو اسکے رستے سے
بھٹک گیا اور انکو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں ⑦
تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا ⑧
یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں ⑨
اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے ⑩
طعن آمیز اشارتیں کرنیوالا چغلیاں لئے پھرنے والا ⑪
مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار ⑫
سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے ⑬
اس سبب سے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے ⑭
جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ
یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ⑮
ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے ⑯

THE PEN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Nûn.[1] By the pen and that which they write (therewith),
2. Thou art not, for thy Lord's favour unto thee, a madman.
3. And lo! thine verily will be a reward unfailing.
4. And lo! thou art of a tremendous nature.
5. And thou wilt see and they will see
6. Which of you is the demented.
7. Lo! thy Lord is best aware of him who strayeth from His way, and He is best aware of those who walk aright.
8. Therefor obey not thou the rejecters.
9. Who would have had thee compromise, that they may compromise.
10. Neither obey thou each feeble oath-monger,
11. Detracter, spreader abroad of slanders,
12. Hinderer of the good, transgressor, malefactor,
13. Greedy, therewithal, intrusive.
14. It is because he is possessed of wealth and children,
15. That, when Our revelations are recited unto him, he saith: Mere fables of the men of old!
16. We shall brand him on the nose.

17. Lo! We have tried them as We tried the owners of the garden when they vowed they would pluck its fruit next morning:

18. And made no exception (for the will of Allah):[2]

19. Then a visitation came upon it while they slept

20. And in the morning it was as if plucked.

21. And they cried out one unto another in the morning,

22. Saying: Run unto your field if ye would pluck (the fruit).

23. So they went off, saying one unto another in low tones:

24. No needy man shall enter it to-day against you[3].

25. They went betimes, strong in (this) purpose.

26. But when they saw it, they said: Lo! we are in error!

27. Nay, but we are desolate!

28. The best among them said: Said I not unto you: Why glorify ye not (Allah)?

29. They said: Glorified be our Lord! Lo! we have been wrongdoers.

30. Then some of them drew near unto others, self-reproaching.

31. They said: Alas for us! In truth we were outrageous.

32. It may be that our Lord will give us better than this in place thereof. Lo! we beseech our Lord.

33. Such was the punishment. And verily the punishment of the Hereafter is greater if they did but know.

إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ	ہم نے ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔
إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾	جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہوتے ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے ﴿١٧﴾
وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾	اور انشاء اللہ نہ کہا ﴿١٨﴾
فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ	سو وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے
وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾	(راتوں رات) اس پر ایک آفت پھر گئی ﴿١٩﴾
فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾	تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی ﴿٢٠﴾
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾	جب صبح ہوئی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے ﴿٢١﴾
أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ	کہ اگر تم کو کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی
صٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾	جا پہنچو ﴿٢٢﴾
فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخٰفَتُونَ ﴿٢٣﴾	تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے ﴿٢٣﴾
أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ	کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ
مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾	آنے پائے ﴿٢٤﴾
وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾	اور کوشش کے ساتھ سویرے ہی جا پہنچے (گویا کھیتی پر) قادر ہیں ﴿٢٥﴾
فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا إِنَّا لَضَآلُّونَ ﴿٢٦﴾	جب باغ کو دیکھا تو (ویران) کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں ﴿٢٦﴾
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾	نہیں بلکہ ہم (برگشتہ بخت) بے نصیب ہیں ﴿٢٧﴾
قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا	ایک جو ان میں فرزانہ تھا بولا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا
تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾	کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٢٨﴾
قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾	(تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے ﴿٢٩﴾
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾	پھر لگے ایک دوسرے کو رو در رو ملامت کرنے ﴿٣٠﴾
قَالُوا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا طٰغِينَ ﴿٣١﴾	کہنے لگے ہائے شامت ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے ﴿٣١﴾
عَسٰى رَبُّنَآ أَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ	امید ہے کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے میں ہمیں اس سے بہتر
إِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُونَ ﴿٣٢﴾	باغ عنایت کرے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع لاتے ہیں ﴿٣٢﴾
كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ	(دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے
أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ ع	کہیں بڑھ کر ہے کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے ﴿٣٣﴾

اسرار و معارف

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم سے لکھا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ نے اُمّی ہونے کے باوجود علم کے

وہ دریا بہائے کہ خود قلم اور اس کی تحریر آپ کے کامل عقلمند اور بے مثال صاحبِ خرد ہونے پہ دال ہے۔

مجنون

جب آپ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرما کر ساری انسانیت کو دعوتِ حق دی اور تمام انسانوں کے لئے ایک عقیدہ اور ایک نظامِ حیات، تو مشرکین نے اسے معاذ اللہ پاگل پن قرار دیا کہ دنیا کی عظیم الشان حکومتیں ساری دنیا پہ ایک نظام رائج نہ کر سکیں پھر آپ ﷺ اُمّی ہیں، اکیلے ہیں یا چند مسلمان جن کی بظاہر کوئی حیثیت نہیں پھر اقوامِ عالم کے مزاج الگ، فکر الگ، رنگ و نسل اپنی اپنی، غذا الگ، زبانیں الگ، موسم اور اوقات علیحدہ بھلا سب کے لیے ایک نظام جو دنیا میں مروج تمام نظاموں کو باطل قرار دیتا ہے کیسے بنایا جاسکتا ہے اور بن جائے تو کیسے منوایا جاسکتا ہے یہ سب دیکھ کر انہوں نے کہا یہ محض جنون ہے کوئی صاحبِ عقل ایسی بات نہیں کہہ سکتا مگر خود کتاب اللہ اور پھر اسی کی تشریح سنتِ خیر الانام اس بات پر گواہ ہیں کہ آپ ﷺ ہی کی دانش تمام جہانوں پہ افضل ہے یہ آپ ﷺ پر اللہ کا انعام ہے جس کا بدلہ یہ ہے کہ آپ کا اجر کبھی ختم نہ ہوگا کہ روئے زمین پر جو نیکی بھی ہوگی اس کے بتانے والے آپ ﷺ ہی ہیں لہٰذا آپ ﷺ کا اجر ہمیشہ اور مسلسل اور بے شمار رہے گا اور آپ ﷺ کے اخلاق عالی سب سے بلند ہیں کہ جو آپ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں آپ ﷺ ان کی بھی دو عالم کی بھلائی کے لیے فکرمند ہیں۔ عنقریب آپ ﷺ بھی دیکھ لیں گے اور یہ کفار بھی جان لیں گے کہ کون دھوکے میں ہے چنانچہ تھوڑے ہی عرصے میں شرک کی شوکت ٹوٹ گئی حیاتِ مبارکہ میں عرب پر عملاً اسلام نافذ ہو گیا آپ ﷺ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ غلطی پہ کون ہے اور کون صحیح ہے لہٰذا جسے وہ درست فرمائے وہی درست ہے۔

مداہنت

آپ ﷺ کبھی ان جھوٹوں کی بات مت مانیئے گا کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ نرمی کریں جس سے ان کی مراد ہے کہ آپ ﷺ ان کو ان کے حال پہ چھوڑ دیں اور باطل کو باطل نہ کہیں تو یہ بھی نرمی کریں گے یعنی ایذا دینے میں کمی کر دیں گے مگر آپ ﷺ ایسا ہرگز نہ کریں۔

مسئلہ

کفار کے ساتھ ایسا معاہدہ کہ تم ہمیں کچھ نہ کہو ہم تمہیں کچھ نہ کہیں گے دین میں مداہنت اور حرام ہے (مظہری)

اور کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اور بے قدر ہو نیز طعنے باز اور چغل خور

اور نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار ہو اور بالکل اُجڈ ہو اور اس پر یہ کہ کسی باپ سے اس کا نسب ثابت نہ ہو۔ کفار کی طرف سے جو شخص یہ پیشکش لایا وہ ایسا ہی تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والا

مگر پھر یہ اصول بن گیا کہ کافر بھی بات احترام سے کرتا ہے جو کوئی نبی علیہ السلام پر طعن کرتا ہے ذاتِ عالی کے اعتبار سے ازواج مطہرات یا صحابہ کرامؓ کے واسطے سے تو اور سب برائیاں تو اس میں ہوتی ہی ہیں وہ صحیح النسب بھی نہیں ہوتا۔

اب ایسے آدمی کی کیا حیثیت خواہ وہ کتنا مالدار بھی ہو یا بہت بڑا کنبہ قبیلہ بھی رکھتا ہو ایسا بدنصیب کہ جب اللہ کی آیات سنائی جائیں تو کہے کہ پرانی داستانیں ہیں اور گزرے وقت کی کہانیاں ہم حشر کو اسکی ناک داغ دیں گے کہ ایسوں کی رُسوائی ظاہر ہو ہم نے انہیں بھی نعمتیں دے کر آزمایا جیسے ان لوگوں کو آزمایا تھا جن کے پاس باغات تھے اور ان میں خوب پھل آ رہے تھے تو وہ عظمت الٰہی کو بھول کر اسے اپنا کمال سمجھ بیٹھے اور فیصلہ کر لیا کہ علی الصبح اس کا پھل توڑیں گے مگر رات کو اللہ نے اس پر تباہی بھیج دی جبکہ وہ نیند کے مزے لیتے رہے اور وہ صبح تک ٹوٹ پھوٹ کر تباہ و برباد ہو گیا۔ انہوں نے علی الصبح ایک دوسرے کو آواز دی کہ چلو سویرے سویرے پھل جمع کرنا شروع کر دیں کہ پھر ایسا نہ ہو کہ فقیر اور مانگنے والے بھی آ جائیں اور وہ بھی پھل لے جائیں چنانچہ بڑی تیزی سے بڑھے مگر جب دیکھا تو سٹپٹا گئے کہ شائد ہم کسی اور جگہ آ گئے مگر نہیں جگہ تو وہی ہے ہماری ناشکری نے ہمیں تباہ کر دیا اور ان میں سے کسی درمیانے نے کہا کہ تم نے کیوں اللہ کا شکر ادا نہ کیا تھا اور اسے ذاتی کمال سمجھ کر اللہ کے نام پر دینے سے بھی منکر ہو رہے تھے

بُرائی سے نہ روکنے والا بھی اس میں شامل شمار ہوتا ہے

مگر چونکہ باوجود ایسی حرکت کو بُرا سمجھنے کے اس نے نہ انہیں روکا اور نہ خود ان سے الگ ہوا تو اس کا باغ بھی انہی کے ساتھ اُجڑ گیا تو سب کہنے لگے کہ ہمارا ربّ پاک ہے جو کرتا ہے حق ہے ہم نے غلط سوچا اور اپنی ذات پر ظلم کیا پہلے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تیری خطا ہے یا تیری غلطی ہے مگر پھر تسلیم کر لیا اور توبہ کی کہ ہم سے گناہ ہوا اللہ ہمیں معاف کر دے ہم مانتے ہیں کہ پہلی نعمت بھی اسی کی تھی اور اب بھی اس سے بہتر عطا کرنے پہ قادر ہے لہٰذا ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ تو اتنی عقل

بھی نہیں رکھتے کہ شدائد اور مصیبتوں کو دیکھ کر توبہ ہی کرلیں تو اگر ان میں عقل ہو تو جان لیں کہ دنیا کی نسبت آخرت کے عذاب تو بہت ہی بڑے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۳۴ تا ۵۲

34. Lo! for those who keep from evil are gardens of bliss with their Lord.

35. Shall We then treat those who have surrendered[4] as We treat the guilty?

36. What aileth you? How foolishly ye judge!

37. Or have ye a Scripture wherein ye learn

38. That ye shall indeed have all that ye choose?

39. Or have ye a covenant on oath from Us that reacheth to the Day of Judgement, that yours shall be all that ye ordain?

40. Ask them (O Muhammad) which of them will vouch for that?

41. Or have they other gods? Then let them bring their other gods if they are truthful.

42. On the day when it befalleth in earnest, and they are ordered to prostrate themselves but are not able,

43. With eyes downcast, abasement stupefying them. And they had been summoned to prostrate themselves while they were yet unhurt.

44. Leave Me (to deal) with those who give the lie to this pronouncement. We shall lead them on by steps from whence they know not.

45. Yet I bear with them, for lo! My scheme is firm.

46. Or dost thou (Muhammad) ask a fee from them so that they are heavily taxed?

47. Or is the Unseen theirs that they can write (thereof)?

48. But wait thou for thy

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٣٤﴾
پرہیزگاروں کیلئے اُنکے پروردگار کے ہاں نعمت کے باغ ہیں ﴿٣٤﴾

أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾
کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح (نعمتوں سے) محروم کردینگے ﴿٣٥﴾

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ ﴿٣٦﴾

أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾
کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو ﴿٣٧﴾

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾
کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تم کو ضرور ملے گی ﴿٣٨﴾

أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ
یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک

إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾
چلی جائیں گی کہ جس شے کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہوگی ﴿٣٩﴾

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾
اُن سے پوچھو کہ ان میں سے اس کا کون ذمہ لیتا ہے؟ ﴿٤٠﴾

أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ
کیا (اس قول میں) اُن کے اور بھی شریک ہیں؟ اگر یہ سچے

إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ﴿٤١﴾
ہیں تو اپنے شریکوں کو لا سامنے کریں ﴿٤١﴾

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى
جس دن پنڈلی سے کپڑا اُٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے

ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾
کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے ﴿٤٢﴾

خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ
اُنکی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی اور اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ

كَانُوا۟ يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾
پہلے (اس وقت) سجدے کیلئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح و سالم تھے ﴿٤٣﴾

فَذَرْنِى وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ
تو مجھ کو اس کلام کے جھٹلانے والوں سے سمجھ لینے دو۔ ہم اُنکو آہستہ

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾
آہستہ ایسے طریق سے پکڑیں گے کہ اُن کو خبر بھی نہ ہوگی ﴿٤٤﴾

وَأُمْلِى لَهُمْ إِنَّ كَيْدِى مَتِينٌ ﴿٤٥﴾
اور میں اُن کو مہلت دیئے جاتا ہوں میری تدبیر قوی ہے ﴿٤٥﴾

أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾
کیا تم اُن سے کچھ اجر مانگتے ہو کہ اُن پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے ﴿٤٦﴾

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾
یا اُن کے پاس غیب کی خبر ہے کہ (اُسے) لکھتے جاتے ہیں ﴿٤٧﴾

فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ
تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے)

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ ؕ
لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ
بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾
وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ
بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ
اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ ۘ
وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ع

والے (یونس) کی طرح نہ ہونا کہ انہوں نے (خدا کو) پکارا اور وہ (غم و) غصے میں بھرے ہوئے تھے ﴿٤٨﴾
اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی اُن کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل
میدان میں ڈال دیئے جاتے اور اُن کا حال ابتر ہو جاتا ﴿٤٩﴾
پھر پروردگار نے اُن کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں میں کر لیا ﴿٥٠﴾
اور کافر جب (یہ) نصیحت (کی کتاب) سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں
کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ
یہ تو دیوانہ ہے ﴿٥١﴾
اور (لوگو) یہ (قرآن) اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے ﴿٥٢﴾

Lord's decree, and be not like him of the fish, who cried out in despair.

49. Had it not been that favour from his Lord had reached him he surely had been cast into the wilderness while he was reprobate.

50. But his Lord chose him and placed him among the righteous.

51. And lo! those who disbelieve would fain disconcert thee with their eyes when they hear the Reminder, and they say : Lo! he is indeed mad;

52. When it is naught else than a Reminder to creation.

اسرار و معارف

اور جو لوگ عظمتِ الٰہی کا اقرار کر لیتے ہیں ان کی خاطر تو ان کے پروردگار نے جنت کی نعمتیں سجا رکھی ہیں جو لوگ اطاعت گزار اور حکم بجا لانے والے ہیں بھلا مجرم ان کی برابری کس طرح کر سکتے ہیں کہ تم اے کفار! برائی پہ اچھے نتیجے کی امید رکھتے ہو تمہاری یہ رائے قطعی غلط ہے کیا اس کے لیے تمہارے پاس کوئی نقلی دلیل ہے کہ عقلاً تو ویسے محال ہے تو کیا کسی آسمانی کتاب میں تمہیں یہ حق دیا گیا ہے کہ اپنے لیے بہتری چُن لو یا اللہ نے قیامت تک کوئی قسم کھا رکھی ہے کہ تم جو مانگو گے ملے گا بھلا تمہارے پاس ایسی باتوں کی کیا ضمانت ہے ؟ یا کوئی اور ہستی ایسی ہے جو اللہ کی شریک ہے اس نے تمہیں وعدہ دے رکھا ہو اگر ایسی بات ہے تو اس ہستی کو سامنے لاؤ جب ایسا کچھ نہیں تو سُن لو جب قیامت کو تجلی ذاتی کا ظہور ہو گا جو ہر مومن کو سجدے پہ گرا دے گی تو تم سے سجدہ کرنے کی توفیق سلب ہو جائے گی اور کافر و منافق سجدہ نہ کر سکیں گے۔

یکشف عن ساق

ساق پنڈلی کو کہا جاتا ہے یہاں استعارہ ہے مراد تجلی ذات ہے جو خاص ہو گی کہ یہ نام دیا گیا اور اس میں ایسی لذت ہو گی کہ لوگ سجدہ ریز ہو جائیں گے مگر کفار و منافقین اپنا سا مُنہ لے کر کھڑے رہیں گے آنکھیں پتھرا جائیں گے اور چہروں پہ ذلت چھا جائے گی کہ جب یہ دنیا میں صحیح سالم تھے اور انہیں سجدے کی دعوت دی جاتی تھی تو انکار کر دیتے

تھے اب جوان حقائق کا انکار کرتے ہیں انہیں اللہ پہ چھوڑ دیجیے کہ اللہ انہیں ایسے ذلیل کرے گا جس طرف سے انہیں گمان بھی نہ ہوگا اور اگر انہیں گناہ پہ مہلت ملتی ہے تو یہ بھی ایک دھوکا ہے کہ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں گناہ پر مہلت درحقیقت عذابِ الٰہی کو بڑھاتی ہے اور اللہ کے قاعدے بہت پکے ہیں۔

بھلا آپؐ نے ان سے کوئی دنیا کا اجر یا مال و دولت طلب کیا ہے کہ انہیں بوجھ محسوس ہو رہا ہے یا انہیں کوئی غیب کی بات حاصل ہے جس سے وہ رائے بناتے ہیں جب ایسا کچھ نہیں تو آپؐ ان کے رویے پہ صبر کیجیے اور حضرت یونس علیہ السلام کی طرح جلدی نہ کیجیے کہ انہیں اس وجہ سے مچھلی نے نگل لیا۔ (حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ پہلے بیان ہو چکا) اور وہ بہت پشیمان تھے جب انہوں نے اللہ سے دعا کی اور اگر مچھلی سے نجات دلانے کے بعد بھی اللہ کی رحمت شامل نہ ہوتی تو چٹیل میدان میں بے اسباب ڈال دیئے جاتے لیکن اللہ نے انہیں چن لیا وہ اللہ کے نبی تھے اور اللہ نے انہیں اپنے نیک بندوں میں شمار فرمایا۔

نظرِ بد

کفار تو یہ چاہتے ہیں کہ نظروں سے آپؐ کو پچھاڑ کھائیں جبکہ نظرِ بد سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور عربوں نے اسے بطور فن اختیار کر رکھا تھا کہ جس جانور یا شئے کو اس طرح دیکھتے تباہ کر دیتے انہوں نے یہ حربہ آپ ﷺ پر بھی آزمایا مگر اللہ نے آپؐ کو محفوظ رکھا۔ !

اور جب اللہ کا کلام سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تو پاگلوں والی باتیں ہیں بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ان کی بات کی کوئی حیثیت نہیں جبکہ یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نظامِ حیات اور نصیحت ہے۔